شورش کاشمیریؒ

ربوہ

اس نامراد شہر کی ہیبت مٹائے جا — ربوہ غلط مقام ہے اس کو ہلائے جا

سنتا ہوں قادیاں کا جنازہ نکل گیا — اس کا وجود پاؤں کی ٹھوکر پہ لائے جا

محرابیوں کی پود ہے منقارِ زیرِ پر — یہ آ لگے ہیں گور کنارے دبائے جا

اپنے خدا سے مانگ محمدؐ سے انتساب — ان کے حضورِ عشق کے دیپک جلائے جا

آئے گی موت واقعۃً ایک دن ضرور — پھر موت کیا ہے کچھ نہیں غیرت دکھائے جا

ناموسِ مصطفیٰ کا تقاضا ہے ان دنوں — مہر و وفا کے نام پہ گردن کٹائے جا

اسلام سے دغا کا نتیجہ ہے خودکشی — اس پُرفریب دور کے چھکے چھڑائے جا

مت ڈر کسی مسیلمۂ کذاب سے کبھی — ہر ایک دوں نہاد کو راہ سے ہٹائے جا

حکامِ کج نہاد کا اب خوف ہیچ ہے — خوفِ خدائے پاک دلوں پر بٹھائے جا

مرزائیوں سے قطع تعلق ہے ناگزیر — ان کے ہر ایک راز کا پردہ اٹھائے جا

شورش قلم کی خارہ شگافی کے زور پر
نسلِ نو کو خوابِ گراں سے جگائے جا